السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ .1 سورۃ الماعون کی آیت "ویمنعون الماعون" میں "الماعون" کی راجح تفسیر کیا ہے ؟ اور "برتنے کی معمولی چیز" کے زمرے میں آجکل کے عرف میں کیا کیا چیزیں آسکتی ہیں ؟ ذرا اصولی طور پر بتادیں - مثلاً پانی، نمک اور آگ، کلہاڑی، ڈول، ہانڈی اور ان جیسی چیزیں روایات سے ثابت ہوتی ہیں پر سوال آجکل کے عرف کے مطابق ہے کہ آجکل ماعون میں کیا کیا شامل ہیں ؟ کیا موبائل کا چارجر، رضائی، بستر، چارپائی، سیڑھی وغیرہ بھی ماعون کے زمرے میں آتے ہیں ؟ .2 اور اگر الماعون کی

جواب منسلک ہے

تفسیر "برتنے کی معمولی چیز " سے کی جائے تو پھر پڑوسیوں یا دوسرے کسی کو دینے سے انکار کرنے کا کیا حکم ہے کیا مکروہ تحریمی ہے ؟ یا مکروہ تنزیہی ؟ یا خلافِ اولیٰ ؟ .3 اور اگر پڑوس کے لوگ چیز لے کر پھر بہت دنوں تک واپس نہیں کرتے یا پھر وہ چیزیں گم کر دیتے ہیں اور بندہ کو پھر پریشانی ہوتی ہے تو اس حالت میں کیا حکم ہے ماعون دینے یا نہ دینے کا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
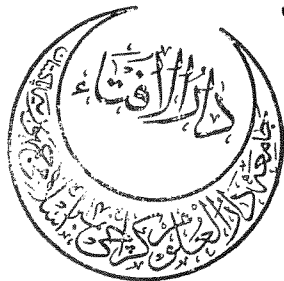
الجواب حامداً ومصلیاً

(1)۔۔۔ماعون کے اصل لفظی معنی شئ قلیل و حقیر کے ہیں اسلئے ماعون ایسی استعمالی اشیاء کو کہا جاتا ہے جو عادۃً ایک دوسرے کو عاریۃً دی جاتی ہوں اور جن کا باہمی لین دین عام انسانیت کا تقاضہ سمجھا جاتا ہو جیسے کلہاڑی، پھاوڑہ، یا کھانے پکانے کے برتن جن کا ضرورت کے وقت پڑوسیوں سے مانگ لینا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا اور جو اس میں دینے میں بخل کرے وہ بڑا بخیل سمجھا جاتا ہے۔(یعنی وہ چیزیں جو استعمال سے خرچ نہیں ہوتی ہوں اور ان کے استعمال سے ان کی منفعت میں کمی نہ آتی ہو جیسے اوزار اور برتن وغیرہ، یا وہ چیزیں جو استعمال سے خرچ تو ہوتی ہوں مگر وہ چیزیں بہت ہی کم قیمت ہوں جیسے تھوڑا سا نمک، ہاتھ صاف کرنے کی حد تک صابن، ٹشو پیپر وغیرہ۔ البتہ ایسی چیزیں جو استعمال سے خرچ ہوتی ہوں اور وہ قیمتی بھی ہوں جیسے مہنگے عطر اور پرفیوم وغیرہ، یا ایسی چیزیں جو استعمال سے خرچ تو نہ ہوتی ہوں مگر استعمال کرنے والے کے فرق سے اس کی منفعت کم ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اس میں داخل نہیں)۔

تاہم راجح قول کے مطابق آیتِ مذکورہ میں لفظ ماعون سے مراد زکاۃ ہے اور زکاۃ کو ماعون اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ مقدار کے اعتبار سے نسبۃً بہت قلیل ہے یعنی صرف چالیسواں حصہ ہے۔

حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، حسن بصریؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ، وغیرہ جمہور مفسرین نے اس آیت میں ماعون کی تفسیر زکاۃ ہی سے کی ہے۔(مظہری) اور اس (یعنی زکاۃ) کے نہ دینے پر جو عذاب ویل جہنم کا مذکور ہے وہ بھی ترکِ فرض ہی پر ہو سکتا ہے۔

(2)۔۔۔استعمالی اشیاء عارضی طور پر کسی کو دینا ثواب کا کام ہے اگرچہ فرض وواجب نہیں جس کے روکنے پر جہنم کی وعید ہو، (چنانچہ اگر کوئی نہ دے تو ایسا کرنا انسانیت و مروت کے خلاف تو ہے مگر مکروہ یا گناہ نہیں)۔

اور بعض روایاتِ حدیث میں جو اس جگہ ماعون کی تفسیر استعمالی اشیاء اور برتنوں سے کی گئی ہے اسکا مطلب ان لوگوں کی انتہائی خسّت کا اظہار ہے کہ یہ زکاۃ تو کیا دیتے، استعمالی اشیاء جن کے دینے میں اپنا کچھ خرچ نہیں ہوتا اس میں بھی کنجوسی کرتے ہیں تو وعید صرف ان اشیاء کے نہ دینے پر نہیں بلکہ زکاۃ فرض کی عدم ادائیگی اور اس کے ساتھ مزید بخل شدید پر ہے۔(ماخوذ: از معارف القرآن بتصرف 8/826)

(3)۔۔۔اشیاءِ استعمال کے گم ہونے یا ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو نہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ جو شخص استعمالی شئ آپ سے لے تو اس کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ خود واپس کرے اور اگر وہ آپ کو ستائے یا تنگ کرے تو آپ اسے منع کر سکتے ہیں۔

جاری ہے...

لقوله تعالى:

{إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا} [النساء: 58]

و في سنن أبي داود (3/ 321)

عن شرحبيل بن مسلم قال سمعت أبا أمامة قال سمعت رسول الله –صلى الله عليه وسلم– يقول « إن الله عز وجل قد أعطى كل ذى حق حقه...ثم قال « العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضى والزعيم غارم »

سنن ابن ماجه (2/ 784)

عن عبادة بن الصامت أن رسول الله قضى: أن لاضرر ولاضرار

الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 220)

قال: "وأجرة رد العارية على المستعير"؛لأن الرد واجب عليه لما أنه قبضه لمنفعة

التفسير المظهرى. موافقا للمطبوع (ص: 4300)

الماعون فى الأصل الشيء القليل والمراد هاهنا الزكوة كذا روى عن على وابن عمر والحسن وقتادة والضحاك وانما سمى الزكوة ماعونا لكونها قليلا من الكثير وقال ابن مسعود الماعون الفاس والدلو والقدر وأشباه ذلك وهى رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس وقال مجاهد الماعون العارية وقال عكرمة أعلاها الزكوة المفروضة وأدناها عارية المتاع وقال محمد بن كعب والكلبي الماعون المعروف الذي يتعاطاه الناس فيما بينهم وقيل الماعون ما لا يحل منعه مثل الماء والملح والنار...

روح المعاني (30/ 242)

ويمنعون الماعون أي الزكاة كما جاء عن علي كرم الله تعالى وجهه وابنه محمد بن الحنيفة وابن عباس وابن عمر وزيد بن أسلم والضحاك وعكرمة...وعن محمد بن كعب والكلبي المعروف كاه وأخرج جماعة عن ابن أبي مسعود تفسيره بما يتعاوره الناس بينهم من القدر والفاس ونحوها من متاع البيت...ومنع ذلك قد يكون محضورا في الشريعة كما اذا استعير عن اضطرار، وقبيحا في المرؤة كما اذا استعير في غير حال الضرورة..........................والله سبحانه وتعالى أعلم.
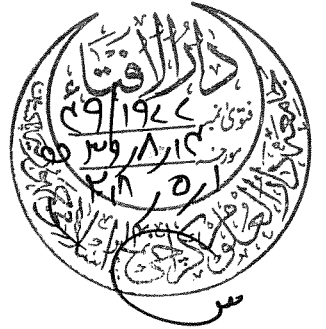
محمد عبد الله الراعي
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۹/شعبان/۱۴۳۹ھ
26/اپریل/2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۹/شعبان/۱۴۳۹ھ
26/اپریل/2018ء

الجواب صحیح
۱۲/۸/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
۹/۸/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
۹/۸/۱۴۳۹ھ

جاری ہے...